پردیس میں آ کے

میں لُٹ گئی میرے بابا پردیس میں آ کے
ہوا قتل میرا ماں جایا پردیس میں آ کے

جس بھائی کی پیاس کی خاطر، عباسؑ نہ اِک شب سویا
سہ روز رہا وہ پیاسا پردیس میں آ کے

جو قاسمؑ کے باندھا تھا اِک اُجڑی بیوہ ماں نے
پامال ہوا وہ سہرا، پردیس میں آ کے

ماں خاک پہ بیٹھی رو کے یہ آہ و بُکا کرتی ہے
کہاں رہ گیا اکبرؑ میرا پردیس میں آ کے

جس جھولے میں اصغرؑ کو ماں لوری دیا کرتی تھی
ویران ہوا وہ جھولا پردیس میں آ کے

کل تک تھے محافظ میرے اٹھارہ شیر سے بھائی
میں تنہا رہ گئی بابا پردیس میں آ کے

بے جُرم طمانچے کھائے ڈر ڈر کے سکینہؑ روئی
چھنا باپ کا سر سے سایہ پردیس میں آ کے

389 صدقے میں جس کے قیدی آزاد کئے تھے شہ نے
بنا قیدی وہ شہزادہ پردیس میں آ کے

جو کل تک تھی شہزادی وہ آج ہے اک فریادی
برباد ہوا گھر میرا پردیس میں آ کے، پردیس میں آ کے

گوہرؔ یہ کہہ کر زینبؑ گری جلتی ہوئی ریتی پر
میری چادر چِھن گئی بابا پردیس میں آ کے